REGD. No. L. 5254

283

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم پنجشنبہ

۸ شعبان ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۵/۱۰ | ۲۲ امان ۱۳۳۵ ہش - ۲۲ مارچ ۱۹۵۶ء | نمبر ۶۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۱ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کل بعد دوپہر لاہور سے ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

"صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے"۔ الحمدللہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں:

ــ اخبار احمدیہ ــ

ربوہ ۲۱ مارچ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی بھی لاہور سے ربوہ تشریف لے آئے ہیں:

لاہور ۲۱ مارچ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کو خدا تعالیٰ کے فضل سے آہستہ آہستہ افاقہ ہو رہا ہے۔ اور پیشاب کی بندش بھی دور ہو گئی ہے۔ مگر ابھی کمزوری کافی ہے۔ اور بخار بھی ہو جاتا ہے۔ احباب صاحبزادہ صاحب موصوف کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں:

محترم نواب محمد عبداللہ خان صاحب بھی ابھی تک بیمار ہیں۔ کل شام کو ٹمپریچر ۱۰۲ تھا۔ مگر نمونیہ کی شدت میں پہلے کی نسبت کمی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترم نواب صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے:

(بقیہ صفحہ ۴) جہاں نہ اسلامی آئین پر خطبہ صدارت پڑھنے والے تھے مگر طیارے میں ہی آپ کا انتقال ہوا۔ طیارہ جو دہلی کی جانب تقریباً دو سو میل پرواز کر چکا تھا واپس لاہور لایا گیا ملک عبدالقیوم مرحوم گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم اسلامیہ ہائی سکول اور اسلامیہ کالج لاہور سے حاصل کرنے کے بعد آپ نے علی گڑھ یونیورسٹی سے بی۔ اے کی ڈگری لی۔ بعد ازاں آپ برطانیہ اعلیٰ تعلیم کے لئے چلے گئے۔ جہاں آپ نے بار ایٹ لاء کا امتحان پاس کیا۔ مرحوم ۱۹۱۶ء سے ۱۹۲۰ء تک اسلامک ریویو لنڈن کے ایڈیٹر رہے۔ اور بعد ازاں انہوں نے چار سال تک لنڈن یونیورسٹی میں لیکچرر کی حیثیت سے کام کیا آپ یونیورسٹی لاء کالج لاہور سے ۱۹۲۳ء سے وابستہ تھے۔ اور قیام پاکستان پر اسکے پرنسپل مقرر کئے گئے۔ مرحوم ایک اچھے اہل قلم شاندار مقرر اور اسلامی آئین کے ماہر تسلیم کئے جاتے تھے۔ پسماندگان میں صرف ایک بیوہ اور ایک لڑکی ان کی یادگار ہیں۔

تونس کو مکمل خود مختاری دینے کے سمجھوتہ پر دستخط ہو گئے

تونس کی طرف سے طاہر بن عمرو نے اور فرانس کی طرف سے موسیو پینے نے دستخط کئے

پیرس ۲۱ مارچ۔ تونس کو مکمل خود مختاری دینے کے سمجھوتہ پر کل یہاں دستخط ہو گئے۔ تونس کی طرف سے وہاں کے وزیر اعظم جناب طاہر بن عمرو نے اور فرانس کی طرف سے وزیر خارجہ موسیو پینے نے دستخط کئے۔ اس معاہدے کی رو سے ۷۵ سالہ معاہدہ منسوخ ہو جائے گا۔ جس کے تحت تونس فرانس کے زیر انتداب آیا تھا۔ اب اس معاہدے کی توثیق دونوں ملکوں کی پارلیمنٹیں کریں گی۔ سمجھوتے کے مطابق اب تونس کو فوج اور امور خارجہ پر بھی پورا اختیار حاصل ہو جائے گا۔ تونس کی آزادی کے سلسلہ میں دونوں ملکوں کے درمیان گزشتہ چھ سال سے بات چیت ہو رہی تھی۔

ربوہ میں یوم اسلامی جمہوریہ پاکستان

۲۳ مارچ ۱۹۵۶ء بروز جمعہ ربوہ میں یوم اسلامی جمہوریہ پاکستان نہایت اہتمام سے منایا جائے گا۔ اس روز (۱) فجر کی نماز کے بعد ربوہ کی تمام مساجد میں پاکستان کے استحکام کے لئے دعائیں کی جائیں گی۔ - (۲) مختلف کھیلیں ہوں گی (۳) نماز جمعہ کے بعد مسجد مبارک ربوہ میں اہالیان ربوہ کا ایک جلسہ عام منعقد ہوگا۔ (۴) جلسہ کے بعد مٹھائی تقسیم ہوگی۔ اور غرباء میں کھانا تقسیم ہوگا۔ (۵) رات کو چراغاں ہوگا۔ (۶) دوکاندار اپنی اپنی دوکانیں سجائیں گے۔ بہترین سجاوٹ اور صفائی کے لئے انعام دیا جائے گا۔

جملہ اہالیان ربوہ سے درخواست ہے کہ اس دن تمام دوسرے کاموں سے فارغ ہو کر یوم جمہوریہ کی تقاریب میں شریک ہوں۔

جنرل پریذیڈنٹ لوکل کمیٹی ربوہ

مسٹر ایڈن روسی لیڈروں سے عالمی مسائل پر بات چیت کرینگے

لنڈن ۲۱ مارچ۔ برطانوی وزیر اعظم سر انتھونی ایڈن نے کل رات دارالعوام میں کہا کہ جو روسی لیڈر برطانیہ آ رہے ہیں میں نے ان سے بات چیت کے لئے دو دن مقرر کئے ہیں۔ میں ان سے عالمی مسائل کے بارے میں بات چیت کروں گا۔

لیبیا ہر حال میں عربوں کا ساتھ دیگا

طرابلس ۲۱ مارچ۔ لیبیا کے وزیر اعظم جناب مصطفےٰ بن حلیم نے کہا ہے۔ کہ لیبیا اسرائیل کے جارحانہ حملے کی صورت میں بہر حال عربوں کا ساتھ دے گا۔ انہوں نے مزید کہا لیبیا اس امر کی اجازت نہیں دے گا۔ کہ لیبیا میں مقیم غیر ملکی فوجوں کو عربوں کے خلاف استعمال کیا جائے۔

انتخابات کے اصلاحی کمیشن کی رپورٹ

کراچی ۲۱ مارچ۔ انتخابات کے اصلاحی کمیشن نے اپنی رپورٹ حکومت کو پیش کر دی ہے۔ یہ کمیشن گزشتہ سال ماہ اکتوبر میں مقرر کیا گیا تھا:

امریکہ برطانیہ اور فرانس کے نمائندوں کی ہیمر شولڈ سے ملاقات

نیویارک ۲۱ مارچ۔ امریکہ۔ برطانیہ اور فرانس کے نمائندوں نے کل مشرق وسطیٰ کے سوال پر اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمر شولڈ سے ملاقات کی۔ پچھلے دنوں یہ نمائندے مشرق وسطیٰ کی صورت حال کے بارے میں باہم مذاکرات کرتے رہے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ان نمائندوں نے سیکرٹری جنرل سے اگلے ہفتہ سلامتی کونسل کا اجلاس بلانے کی درخواست کی ہے۔ تاکہ اس میں عرب اسرائیل تنازعہ پر تفصیل سے بحث کی جا سکے:

ٹیٹو نے روسی پیشکش مسترد کر دی

بلغراد ۲۱ مارچ۔ یوگوسلاویہ کے صدر مارشل ٹیٹو نے زرعی ترقی کے لئے روس کی امداد کی پیشکش مسترد کر دی ہے۔ اس کے مقابلے میں انہوں نے برطانیہ سے ٹریکٹر اور امریکہ سے گندم درآمد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

پرنسپل لاء کالج ملک عبدالقیوم کا حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال ہو گیا

لاہور ۲۱ مارچ۔ یہ خبر نہایت رنج و افسوس سے سنی جائے گی۔ کہ لاء کالج لاہور کے پرنسپل ملک عبدالقیوم صاحب ۱۹ مارچ کی رات کو انتقال فرما گئے۔ مرحوم کا انتقال حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے ہوا۔ ملک عبدالقیوم رات ۱۲ بجے لاہور سے عازم ڈھاکہ ہوئے تھے۔ (بقیہ صفحہ ۴)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۵۶ء

دستور کے مخالفین

پاکستان کا دستور بن گیا ہے۔ اور ہمیں خوشی ہے۔ کہ آخر یہ مرحلہ بھی خدا خدا کر کے طے ہو گیا ہے۔ ملک کے اکثر طبقوں نے اسی لئے اس کو قبول کر لیا۔ کہ اونٹ کسی کروٹ تو بیٹھا ہے۔ مگر بعض عناصر اس سے مطمئن نہیں ہیں۔ اور طرح طرح کے اعتراضات ہی نہیں کر رہے۔ بلکہ دستور کے خلاف باقاعدہ اور منظم ایجی ٹیشن کر رہے ہیں۔ ہمیں ان اعتراضات میں جانے اور ان کے حسن و قبیح پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ہمارا طریق سیاسی جھگڑوں میں دخل اندازی کرنا نہیں ہے۔ البتہ جب ملک میں سیاسی جھگڑے ایسی صورت اختیار کر لیں۔ کہ جس سے ملک میں بے اطمینانی پھیلنے کا اندیشہ ہو۔ اور جس سے ملک کی سالمیت پر اثر پڑتا ہو۔ اخلاقاً ہم چاہتے ہیں۔ کہ اگر ہو سکے۔ تو انہیں آئین پسندی کی طرف رہنمائی کی جائے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ موجودہ دستور ایسا مکمل نہیں ہے۔ جس میں کوئی خامی نہ ہو۔ اور نہ ہو سکتا تھا۔ انسان کے لئے ایسا دستور بنا لینا جو ہر وجوہ مکمل ہو۔ ممکن نہیں ہے۔ جن لوگوں نے دستور کا خیر مقدم کیا ہے۔ وہ بھی اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں۔ اور نہ دستور بنانے والوں کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ وہ بہترین دستور بنانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اس لئے اس وقت جیسا بھی یہ بن گیا ہے۔ کسی کو اس کے نفاذ میں حائل نہیں ہونا چاہیئے۔

قانون یا آئین انسان کی رہنمائی کے لئے بنائے جاتے ہیں۔ تاکہ وہ امن و سکون سے اپنے کاروبار چلائیں۔ اور ملک و قوم کی ترقی کے لئے مطمئن ہو کر کام کریں۔ اور ان حدود کو نگاہ رکھیں جو آئین نے مقرر کر دی ہیں۔ اور ان تجاوز کرنے کی کوشش نہ کریں۔ اس لحاظ ہمارا دستور فی الحال کافی ہے۔ اور ہمیں چاہیئے۔ کہ اس کے مطابق عمل کریں۔ اصل چیز کسی ملک کے باشندوں کی ذہنیت ہے۔ وہ کس طرح عمل کرتے ہیں۔ اگر دستور میں کچھ ایسی باتیں بھی ہوں۔ جو بعض لوگوں کے خیال کے مطابق صحیح نہیں ہیں اور کسی طبقہ کے لئے مضر رساں ہیں۔ تو پھر بھی نیت نیک ہو تو ان رکاوٹوں کے باوجود بھی کسی قسم کا خلل پیدا نہیں ہونے دیتی۔ اور انہی پابندیوں کے اندر انسان ترقی کی شاہراہ پر گامزن رہ سکتا ہے۔

یہ مطلب نہیں کہ ہم کو ایسی خامیوں کو درست کرنے کے لئے جدوجہد نہیں کرنی چاہیئے، ضرور کرنی چاہیئے۔ لیکن ہمیں کوئی ایسا طریق کار اختیار نہیں کرنا چاہیئے۔ جو ملک و قوم کے لئے ضرر رساں ہو سکتا ہے۔ اور ہمیں یقین ہے۔ کہ جو لوگ موجودہ دستور سے مطمئن نہیں ہیں۔ وہ کوئی غلط طریق کار اختیار نہیں کریں گے۔ اور اگر وہ اس میں کچھ تبدیلیاں چاہتے ہیں۔ تو وہ ایسا کرنے کے لئے اپنی جدوجہد کو آئین کے اندر جاری رکھیں گے۔

ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ دو کانگرسی وزراء نے استعفے دے دیئے ہیں۔ جو گورنر نے منظور کر لئے ہیں۔ جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ دستور میں بعض باتیں ان کے تصور کے مطابق صحیح نہیں ہیں۔ ہماری رائے میں ان وزراء نے صحیح اقدام نہیں کیا۔ کیونکہ جہاں تک ہمارا خیال ہے۔ دستور میں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ جس سے ان لوگوں کو کوئی نقصان پہنچتا ہو۔ جن کی نمائندگی وہ کر رہے تھے۔ دستور میں ایسی دفعات موجود ہیں۔ جن میں ملک کے ہر خیال کے شہری کے بنیادی حقوق محفوظ کئے گئے ہیں۔ اور کوئی ایسی بات نہیں جس سے کسی شہری کے ان حقوق پر اثر پڑتا ہو۔ اس لئے ہماری دانست میں جہاں تک دستور کا تعلق ہے۔ انہیں کوئی اندیشے ہیں بھی تو وہ ان غلط فہمیوں پر مبنی ہیں۔ جو بعض مسلم اہل علم حضرات نے ہی اسلامی سیاست کے متعلق غیر ذمہ دارانہ طور پر اپنی تصانیف سے پیدا کر رکھی ہیں۔ موجودہ دستور میں یقیناً ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ جس سے کسی کی آزادئ ضمیر پر زد پڑتی ہو۔

اس کے باوجود کہ ان وزراء اور بعض ان کے ساتھیوں کے دستور کے متعلق یہ اندیشے بے بنیاد ہیں۔ ہمیں یہ کہنے میں بھی کوئی روک نہیں ہے۔ کہ ان کی ان غلط فہمیوں کو دور کرنے کی بجائے بعض اہل علم حضرات ایسا طریق اختیار کر رہے ہیں۔ کہ جن سے ان غلط فہمیوں کو مزید تقویت پہنچنے کا احتمال ہو سکتا ہے۔

اس لئے جہاں ہم غیر مسلموں سے یہ کہتے ہیں۔ کہ ان کے اندیشے دستور کی حد تک بے بنیاد ہیں۔ ہم ان اہل علم حضرات کی خدمت میں بھی عرض کرتے ہیں۔ کہ وہ بھی اپنی ذہنیت بدلیں۔ اور دستور کی ان دفعات کو جن میں تمام شہریوں کے حقوق یکساں بیان کئے گئے ہیں۔ ان کی کوئی ایسی غلط توجیہہ کرنے کی کوشش نہ کریں۔ جو نہ صرف موجودہ دستور کی منشاء کے خلاف ۴

۴ ہو۔ بلکہ جمہوریت اور اسلام کے اصولوں کے بھی منافی ہے۔

صرف یہ کہہ دینا کافی نہیں ہے۔ کہ دستور میں اقلیتوں کے حقوق محفوظ کر دیئے گئے ہیں۔ اور کہ پاکستان میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا گیا ہے۔ بلکہ ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ ہم اسلام کی پیش کردہ رواداری کے وسیع اصولوں کا اعلان کریں۔ ان نظریات سے رجوع کریں۔ جو محض اسلام کو دنیا میں بدنام کر رہے ہیں۔ اور جن کا اسلامی تعلیم میں کوئی نام و نشان نہیں

ضروری اعلان

رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

قادیان میں کارکنان کی سخت ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہندوستان میں پیدا کیا۔ اس لئے یہ ہندوستانیوں کا حق ہے۔ کہ وہ سلسلے کے کاموں کے لئے قربانیاں کریں۔ اس لئے تمام جماعتوں کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ اول ڈاکٹر دوم گریجوایٹ سوم میٹرک پاس اگر اپنی زندگیاں ساری عمر کے لئے نہیں تو دس سال کے لئے وقف کریں۔ تاکہ ان کو قادیان میں رکھ کر دینی تعلیم دلائی جائے۔ اور پھر سلسلہ کے کاموں پر لگایا جائے۔

خاکسار:۔ مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ۸/۳/۵۶

مجلس مشاورت کے لئے نمائندگان کا انتخاب جلد کیا جائے

اخبار الفضل میں مجلس مشاورت کے متعلق اعلان ہو چکا ہے۔ کہ یہ ۲۹، ۳۰، ۳۱ مارچ و یکم اپریل ۱۹۵۶ء کو ہوگی۔ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے۔ کہ جلد اپنی جماعتوں کا اجلاس کر کے نمائندگان کی اطلاع دیں۔ اطلاع میں یہ لکھنا ضروری ہے۔ کہ جماعت نے متفقہ یا کثرت رائے سے فلاں صاحب کو منتخب کیا ہے۔ انتخاب کی رپورٹ پر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کی تصدیق ہونی ضروری ہے۔ کہ ان کے ذمہ چندہ کا بقایا نہیں ہے۔ انتخاب میں ان امور کو مدنظر رکھیں:۔

تعداد کے لحاظ سے امیر بھی جماعت کے کوٹہ میں شامل ہیں۔ نمائندہ مخلص احمدی صاحب الرائے ہو۔ اس جماعت میں چندہ دیتا ہو۔ طالب علم نہ ہو۔ اسلامی شعار داڑھی رکھتا ہو۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

احمدی جماعتیں یوم جمہوریہ شایانِ شان طریق سے منائیں

حکومت پاکستان کی طرف سے ۲۳ مارچ ۱۹۵۶ء کو یوم جمہوریہ منائے جانے کا اعلان ہوا ہے۔ احباب جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کے لئے تحریر ہے۔ کہ وہ اچھے شہری ہونے کے لحاظ سے خود اور اپنے ہم وطنوں سے مل کر اس موقع کے شایانِ شان طریق سے خوشی اور مسرت کا اظہار کریں۔ نیز دولت پاکستان کے استحکام کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور اجتماعی دعا کریں۔

(ناظر امور خارجہ)

"ہمیں ہر اہم جگہ پر ہی نہیں ہر جگہ مسجدیں بنانی ہونگی"

(حضور ایدہ اللہ تعالیٰ)

اپنے منافع۔ فصل کی آمد۔ سالانہ ترقی اور مختلف خوشی کی تقاریب پر خدا تعالیٰ کے حصہ کو یاد رکھیں۔ تو آپ اس عظیم الشان عزم کو جلد پورا ہوتا دیکھ لیں گے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مفصل ہدایات کے لئے دفتر ہذا سے رجوع فرمایئے۔

(وکیل المال تحریک جدید)

مسلمانوں کی سیاسی و ملّی بہبودی کیلئے

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی بے لوث مساعی

برادرانِ وطن کی طرف سے قیامِ پاکستان کو ناممکن بنانے کی ایک کوشش اور حضرت امام جماعت احمدیہ کا ۔۔۔ بروقت انتباہ ۔۔۔

خورشید احمد

(۷)

ایک خطرناک سمجھوتہ

برطانوی عہد اقتدار میں ایک وقت ایسا بھی آیا تھا جبکہ انڈین نیشنل کانگرس اور آل انڈیا مسلم لیگ کے درمیان ایک ایسا سمجھوتہ طے پایا تھا۔ جو اگر برقرار رہتا ہے تو (جیسا کہ بعد کے حالات نے ظاہر کر دیا) وہ پوری مسلم قوم کے لئے سیاسی خودکشی کے مترادف ثابت ہوتا۔ اور جس کی وجہ سے اس ملک میں مسلمانوں کا مستقبل ہمیشہ کے لئے تاریک ہو جاتا۔

اس نازک موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کو یہ توفیق عطا فرمائی۔ کہ آپ نے اس خطرناک سمجھوتہ کے خلاف آواز اٹھا کر قوم کو اس کے تباہ کن اثرات سے آگاہ فرمایا۔ الحمد للہ کہ حضور کی یہ مساعی کامیاب ثابت ہوئی۔ اور بہت جلد مسلمان اس سمجھوتے سے جو عرف عام میں میثاق لکھنؤ کہلاتا ہے دستبردار ہوگئے۔ اس اجمال کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

آج سے چالیس سال پیشتر مسلمانوں کی سیاسی حالت

۱۶-۱۹۱۵ء میں برعظیم ہند و پاکستان کے مسلمانوں کی یہ کیفیت تھی۔ کہ بقول رئیس احمد صاحب جعفری (مصنف حیات محمد علی جناح)

"انہیں کانگرس سے شکایات تھے اکثریت سے خطرات تھے۔ ہندوؤں سے شکایات تھیں۔ بایں ہمہ انہوں نے بار بار کانگرس کو دعوت مصالحت دی۔ بیرات و مرات دست تعاون دراز کیا جاتا رہا۔ انہوں نے کوشش کی۔ کہ اکثریت ان پر اعتبار کرے۔ جب کبھی متحدہ طور پر قدم اٹھانے یا مطالبہ پیش کرنے کا مرحلہ درپیش ہوا وہ کبھی پیچھے نہ ہٹے ۔۔۔۔ مسلمانوں نے کانگرس سے ملنا چاہا۔ اور بار بار ملنا چاہا۔ مسلمانوں نے اکثریت کی طرف مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ اور بڑھائے رکھا۔ مسلمانوں نے ہندوؤں سے رسم و راہ پیدا کرنے کی کوشش کی اور کرتے رہے۔"

(حیات محمد علی جناح ص۶۸)

میثاق لکھنؤ

یہی مسلمانوں کی وہ ذہنی کیفیت تھی جس کی وجہ سے دسمبر ۱۹۱۶ء میں کانگرس اور مسلم لیگ کے درمیان ایک سمجھوتہ طے پایا۔ جو میثاق لکھنؤ کے نام سے مشہور ہے اس سمجھوتے کے مطابق "مسلمان ہندو اکثریت کے صوبوں میں کچھ زائد نشستیں حاصل کرنے کے عوض پنجاب اور بنگال میں اپنی اکثریت کو ختم کرنے پر رضامند ہو گئے۔"

(شرائط میثاق لکھنؤ)

ظاہر ہے کہ مسلمانوں نے ہندوؤں کے ساتھ سمجھوتہ کرنے کے جوش میں اکثریت کے صوبوں میں بھی اقلیت بننا منظور کر لیا۔ اور اس طرح اپنے آپکو ہندوؤں کی عظیم اکثریت کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا۔ حالانکہ مسلمانوں کی اکثریت کے صوبے ہی وہ علاقے تھے۔ جن کی بنیاد پر بعد ازاں مسلمانوں نے مطالبہ پاکستان پیش کیا۔ چنانچہ ۲۲ مارچ ۱۹۴۰ء کو مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس لاہور میں مطالبہ پاکستان کی جو تاریخی قرارداد منظور ہوئی اس میں یہی کہا گیا تھا۔ کہ

"ان رقبہ جات میں جہاں بلحاظ تعداد مسلمان اکثریت میں ہیں ۔۔۔ انہیں مسلمانوں کی آزاد و مختار ریاست کی حیثیت دی جائے"

اور اس کی تشریح کرتے ہوئے قائد اعظم محمد علی جناح نے فرمایا تھا۔

"خوش قسمتی سے مسلمانوں کے وطنی علاقے شمال مغرب اور شمال مشرق میں الگ واقع ہوئے ہیں۔ اور ان علاقوں میں مسلمانوں کی ٹھوس اکثریت موجود ہے۔ جو سات کروڑ نفوس پر مشتمل ہے۔ مسلمانوں کی یہ خواہش ہے کہ ان علاقوں کو بقیہ ہندوستان سے الگ کر کے انہیں آزاد اور خود مختار ریاستوں کی حیثیت دے دی جائے۔"

(Muslim India)

گویا میثاق لکھنؤ "مسلمانوں کے وطنی علاقوں" میں بھی جہاں ان کی ٹھوس اکثریت تھی۔ ان کی اکثریت کو ختم کر دیتا تھا۔ اور اس طرح ملک کے ہر علاقہ اور حصہ میں ہندوؤں کی اکثریت کو قائم کر دیتا تھا۔ ظاہر ہے کہ اگر یہ سمجھوتہ قائم رہتا تو پاکستان کی آزاد اسلامی حکومت کبھی وجود میں نہ آ سکتی تھی۔ اور آج پاکستان کے سارے علاقہ پر بھی (بھارت کی طرح) ہندو راج قائم ہوتا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ کا بروقت انتباہ

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی۔ کہ آپ نے اس سمجھوتے کے خلاف جسے بجا طور پر قیام پاکستان کے امکان کو ختم کرنے کے لئے برادران وطن کی گہری سازش کا نام دیا جا سکتا ہے آواز بلند فرمائی اور آپ نے پنجاب اور بنگال کی مسلم اکثریت کی اہمیت واضح کرتے ہوئے اس میثاق کے خطرناک نتائج و عواقب سے قوم کو آگاہ کیا۔ چنانچہ آپ نے تحریر فرمایا:۔

"اس سمجھوتے کے ماتحت مسلمانوں کو گو بمبئی یوپی بہار اور سی پی میں ان کی تعداد سے زیادہ حق نیابت مل گیا۔ مگر پھر بھی وہ ان صوبوں میں قلیل التعداد ہی رہے اور ان کی آواز برادران وطن سے نیچی ہی رہی۔ لیکن اس کے مقابلہ میں پنجاب اور بنگال میں مسلمانوں کی کثرت قلت سے بدل گئی۔ ۔۔ جب سے یہ سمجھوتہ ہوا ہے۔ میں نے اسی وقت سے اس کے خلاف آواز اٹھانی شروع کی تھی۔ اور واقعات نے میری رائے کی صحت کو ثابت کر دیا۔ مجھے تعجب ہوا۔ جب میں نے دیکھا کہ سمجھوتہ کرنیوالے لوگ معاملات کی حقیقت سے بالکل ناواقف تھے۔ مجھے پرانی لیگ کے بعض پرجوش ممبروں سے گفتگو کا موقعہ ملا ہے۔ اور میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ جب میں نے مسلمانوں کے ان نمائندوں کو مسلمانوں کے حقوق سے بالکل ناواقف پایا۔ جب میں نے یہ نقص ان لوگوں کے سامنے پیش کیا

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بیعت کا حقیقی مقصد

"بیعت کا لفظ بیع سے مشتق ہے۔ اور بیع اس باہمی رضامندی کے معاملہ کو کہتے ہیں۔ جس میں ایک چیز دوسری چیز کے عوض میں دی جاتی ہے۔ سو بیعت سے یہ غرض ہے۔ کہ بیعت کرنے والا اپنے نفس کو مع اسکے تمام لوازم کے ایک رہبر کے ہاتھ میں اس غرض سے بیچے۔ کہ تا اس کے عوض میں وہ معارفِ حقہ اور برکات کاملہ حاصل کرے۔ جو موجب معرفت اور نجات اور رضامندی باری تعالیٰ ہوں۔ اس سے ظاہر ہے کہ بیعت سے صرف توبہ منظور نہیں۔ کیونکہ ایسی توبہ تو انسان بطور خود بھی کر سکتا ہے۔ بلکہ وہ معارف اور برکات اور نشان مقصود ہیں۔ جو حقیقی توبہ کی طرف کھینچتے ہیں"۔

(ضرورت الامام ص۲۷)

کہ مسلمانوں کو سب صوبوں کی مجالس نیابتی میں قلیل التعداد رہنے کی وجہ سے نقصان پہنچے گا۔ اگر بنگال اور پنجاب میں وہ کثیر التعداد رہتے۔ تو یہ بہتر تھا بہ نسبت اس کے کہ دوسرے صوبوں میں ان کو کچھ حق زیادہ مل جاتا۔ کیونکہ پنجاب ہندوستان کا ہاتھ ہے اور بنگال سر۔ ان دونوں جگہ کی طاقت سے مسلمان باقی صوبوں کے مسلمانوں کے حقوق کا خیال رکھ سکتے تھے۔ تو انہوں نے مجھے جواب دیا۔ کہ صرف پنجاب کی دو فی صدی زیادتی کو قربان کیا گیا ہے۔ ورنہ بنگال میں تو مسلمان کم ہی ہیں حالانکہ واقعہ یہ ہے۔ کہ بنگال میں مسلمانوں کی طاقت پنجاب سے بھی بڑھ کر ہے۔ واقعات نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ یہ سودا مسلمانوں کو بہت مہنگا پڑا ہے۔ ......

...... میرے نزدیک اس کا طریق یہ ہے۔ کہ مسلمان اپنا پہلا مطالبہ کہ ان کو بعض صوبوں میں ان کی تعداد سے زیادہ حق نیابت دیا جائے۔ چھوڑ دیں۔ مدراس یا بہار میں اگر وہ چند ممبریاں زیادہ بھی حاصل کر لیں۔ تو اس سے ان کو اس قدر فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ جس قدر کہ بعض صوبوں میں ان کی کثرت رہنے سے ان کو فائدہ ہو سکتا ہے“۔

(الفضل ۱۲ فروری ۱۹۲۵ء)

میثاق لکھنؤ کے خطرناک نتائج کا احساس

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ بر وقت انتباہ کامیاب ثابت ہوا۔ چنانچہ مسلمانوں کی رائے عامہ بہت جلد اس میثاق کے خلاف متحد ہو گئی۔ جن مسلم زعماء نے اس سمجھوتہ کی تائید کی تھی۔ بعد کے حالات نے ان پر بھی واضح کر دیا۔ کہ اس کے نتائج کتنے خطرناک اور بھیانک تھے۔ چنانچہ آہستہ آہستہ وہ بھی اس سمجھوتہ سے دستبردار ہو گئے۔ اور برملا اعتراف کرنے لگے۔ کہ

”بنگال اور پنجاب میں مسلمانوں کی اکثریت کو ختم کرنا واقعی ایک ایسا اقدام تھا۔ جو اپنے ہاتھوں اپنی جڑوں پر تبر چلانے کے مترادف تھا“۔ (روزنامہ خلافت)

جناب رئیس احمد صاحب جعفری اپنی کتاب حیات محمد علی جناح میں میثاق لکھنؤ کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

”مسلمانوں کا اس میثاق سے نقصان تھا۔ یو۔پی میں انہیں پاسنگ نہ ملتا۔ سی۔پی۔ بہار۔ مدراس اور بمبئی میں انہیں چند نشستیں زیادہ نہ دی جاتیں۔ تو کوئی مضائقہ نہ تھا۔ لیکن اس میثاق نے ستم یہ کیا۔ کہ بنگال میں جہاں وہ برابر تھے۔ انہیں اقلیت میں تبدیل کر دیا۔ اور پنجاب میں جہاں وہ اکثریت رکھتے تھے برابر کر دیئے گئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ

(باقی صفحہ ۸ پر)

اس سال چندوں کی وصولی میں نمایاں زیادتی کرنا ضروری ہے

(از مکرم میاں عبد الحق صاحب رامہ ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

جماعت احمدیہ کے لئے موجودہ مالی سال جس میں اب صرف ایک مہینہ کے قریب باقی رہ گیا ہے۔ بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اس سال اللہ تعالیٰ کی خاص مشیت کے ماتحت جماعت کے اولوالعزم امام (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے یورپین ممالک کا دورہ کیا۔ اگرچہ یہ سفر ڈاکٹری مشورہ کے ماتحت ایک شدید بیماری کے علاج کی خاطر اختیار کیا گیا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی ذمہ داری جس ہستی کے سپرد کر رکھی ہو۔ اس کے لئے یہ ممکن نہیں تھا۔ کہ اس سفر کو بحالیٔ صحت کے مقصد تک محدود رکھ سکے۔ چنانچہ حضور نے ان ممالک میں اپنے قیام کے دوران میں یورپین قوموں میں اشاعت اسلام کے مقدس کام کے تمام پہلوؤں کا بنظر غائر مطالعہ فرمایا۔ اور مغربی ممالک میں پھیلے ہوئے اپنے مبلغوں کی کانفرنس بلا کر تصفیۂ زمین کو برسرِ زمین طے کرنے کی بنیاد رکھ دی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے اس مبارک سفر کے جو تاثرات مختلف مواقع پر بیان فرمائے ہیں۔ ان سے جماعت پر یہ امر اچھی طرح واضح ہو گیا ہوگا۔ کہ اب اہل مغرب میں اسلام کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے۔

مغرب کے باشندے جو سائنس اور دیگر دنیوی علوم کے بڑے ماہر ہیں۔ وہ آج تک اسلام کے سخت مخالف تھے اور یہ سمجھتے تھے، کہ اسلام اس زمانہ میں زندگی کی بنیادی ضروریات کو پورا نہیں کر سکتا۔ لیکن آج وہاں پر یہ حالت ہے۔ کہ ان کے بڑے بڑے مفکر بھی یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ کہ دنیا کی رہنمائی صرف اسلام ہی کر سکتا ہے۔ ان کے اس رحجان اور اعتراف سے ہماری ذمہ داریاں بہت بڑھ جاتی ہیں۔ کیونکہ ایک طرف وہ اسلام کی طرف مائل ہیں۔ اور دوسری طرف اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اسلام کی تبلیغ کا کام ہمارے ذمہ کیا ہے۔

اور ہم نے اپنی خوشی سے برضا و رغبت بغیر کسی جبر و اکراہ کے اللہ تعالیٰ کے موعود خلیفہ المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر اس امر کا اقرار کیا ہوا ہے۔ کہ ہر نیک کام میں ہم حضور کی اطاعت کریں گے۔ اور حضور نے اپنے وفا شعار خدام کو پکارا ہے۔ کہ

”اب وقت آ گیا ہے۔ کہ جماعت اپنے زبانی دعووں اور الفاظ کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرے اور جماعت کے تمام دوست چاہے وہ کسی شعبہ میں کام کرتے ہوں۔ اپنے تن من اور دھن سے اسلام کی تقویت کے لئے زور لگانا شروع کر دیں۔ میں نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بتایا تھا۔ کہ اب ہماری جماعت کا کام اس قدر بڑھ گیا ہے۔ کہ جب تک تحریک جدید اور صدر انجمن احمدیہ کی سالانہ آمدنیں ۲۵، ۲۵ لاکھ روپیہ تک نہ پہنچ جائیں۔ اس وقت تک سلسلہ کے کام خوش اسلوبی سے نہیں چل سکتے“۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰ دسمبر ۱۹۵۵ء)

یہ خلیفہ وقت کی آواز ہے۔ جس کے متعلق فرمانِ خداوندی یہ ہے۔ کہ لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا ط قد یعلم اللہ الذین یتسللون منکم لواذا ج فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبھم فتنۃ او یصیبھم عذاب الیم۔ (سورہ نور ۹۴) تم رسولؐ کی پکار کو (اور ظاہر ہے۔ کہ رسول کے لفظ میں اس کے نائب اور ان کے خلفاء شامل ہیں) اسی کی مانند نہ ٹھہراؤ۔ جیسا آپس میں تمہارا ایک دوسرے کو پکارنا۔ یقیناً اللہ ان لوگوں کو جانتا ہے۔ جو تم میں سے بچتے ہوئے کھسک جاتے ہیں۔ پس جو لوگ اس کے حکم سے روگردانی کرتے ہیں۔ انہیں ڈرنا چاہیئے۔ کہ مبادا وہ کسی فتنہ میں مبتلا ہو جائیں۔ یا کسی دردناک عذاب میں گرفتار ہو جائیں۔

پس ضروری ہے۔ کہ ہم اس سال چندے بڑھانے کے لئے اپنا پورا زور لگا دیں۔ اگر اس سال چندوں کی وصولی میں نمایاں ایزادی نہ ہو سکے۔ تو آئندہ مستقبل قریب میں ہم اس منزل تک پہنچنے کی توقع نہیں رکھ سکتے جو سردست حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہمارے لئے مقرر فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آج ۷ ارمارچ ۱۹۵۶ء کو چندہ عام۔ حصہ آمد۔ چندہ جلسہ سالانہ زکوٰۃ اور چندہ تحریک خاص کی وصولی پچھلے سال آج کی تاریخ تک کی وصولی سے بقدر ایک لاکھ روپیہ سے زائد بڑھ چکی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی بے پایاں رحمت سے احباب کی کوششوں میں برکت ڈالی۔ اور ان کا قدم آگے بڑھا دیا لیکن ابھی اور بہت زیادہ جدوجہد کی ضرورت ہے۔ اس وقت تک کی کامیابی کے شکرانہ کے لئے بھی۔ اس لئے بھی کہ یہ زیادتی اتنی نہیں۔ جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لئے باعثِ اطمینان ہو سکے۔ اور اس لئے بھی کہ اگر خدانخواستہ سالِ رواں کے باقی دنوں میں ہماری رفتار میں سستی آ جائے۔ تو یہ زیادتی کمی میں نہ بدل جائے۔ کیونکہ ہر سال آخری ایام میں وصولی زیادہ ہوتی ہے۔ چنانچہ پچھلے سال آج کی تاریخ کے بعد تقریباً ڈیڑھ ماہ کے عرصہ میں ان مدات میں مبلغ دو لاکھ روپے کے قریب رقم وصول ہوئی تھی۔ پس کوشش کیجئے کہ اس سال کے باقی ماندہ دنوں میں کم از کم تین لاکھ روپے وصول ہو جائیں۔ ان جماعتوں کو جن کی وصولی بجٹ کے مقابلہ میں بہت کم ہے۔ خاص طور پر کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنے میں پیچھے نہ رہ جائیں۔

یاد رکھیئے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پچھلے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہی فرمایا ہے۔ کہ ”ابھی تو ہمارے آدمی غریب ہیں۔ لیکن کروڑ پتیوں کا زمانہ بھی تو آنے والا ہے“۔ پس اس موقع کو ضائع نہ کیجئے۔ آج چھوٹی چھوٹی قربانیوں کی قدر و منزلت ہے۔ کل شاید بڑی بڑی رقوم پر بھی اتنا ثواب نہ ملے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے سورہ حدید ع ۱ میں فرمایا ہے:۔

وما لکم الا تنفقوا فی سبیل اللہ و للہ میراث السموات والارض۔ لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل ط اولٓئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا وکلا وعد اللہ الحسنیٰ ط واللہ بما تعملون خبیر۔ تمہیں کیا ہوا ہے۔ کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ہو۔ حالانکہ آسمان اور زمین اللہ ہی کی میراث ہیں۔ نہیں برابر ہو سکتے تم میں سے وہ جنہوں نے فتح سے پہلے خرچ کیا۔ اور جہاد کیا۔ وہ درجہ میں ان لوگوں سے بہت بڑھے ہیں۔ جنہوں نے بعد میں خرچ کیا۔ اور جہاد کیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہر ایک سے اچھے بدلے کا وعدہ کیا ہے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو۔ اللہ تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے۔

درخواست دعا:۔ میرے شوہر نصیر احمد صاحب نجیب اعصابی کمزوری کی وجہ سے دو سال سے بیمار ہیں۔ میں خود بھی اور میرے بچے بھی اکثر بیمار رہتے ہیں۔ جس کی وجہ سے بہت پریشانی ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحت عطا فرمائے۔ اور پریشانیوں سے نجات دے۔ (صفیہ بیگم از راولپنڈی)

دُعا پر یقین

رسالہ ریڈرز ڈائیجسٹ کے ایک مضمون کا ملخص

از مکرم میاں عبد القیوم صاحب مناحال وارد راولپنڈی

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے حالیہ چند خطبات میں ہمیں دین کی خدمت کرنے کی تلقین فرماتے ہوئے یہ امر واضح فرمایا ہے کہ جس وقت ہم خدا کے دین کی خدمت محض للہ کرنے لگ جائیں گے۔ تو رزاق ہمیں غیب سے رزق عطا فرمائے گا۔ جیسا کہ وہ ہمیشہ سے اپنے خادمین کے ساتھ کرتا آیا ہے۔ لاکھوں انبیاء و صلحاء کی زندگیاں اس بات کی صداقت پر دال ہیں۔ اس ضمن میں ریڈرز ڈائیجسٹ کی اشاعت بابت اگست ۱۹۵۵ء میں سے ایک مضمون "اس نے بے گھروں کے لئے گھر بنایا۔ از کیتھولک ورلڈ" کا خلاصہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

"ایک نیگرو شخص مسمی سکاٹ بچپن میں جوڑوں کی بیماری میں مبتلا ہو کر چلنے پھرنے سے معذور ہو گیا۔ سکاٹ کی والدہ ایک اعلیٰ فوجی ڈاکٹر کے گھر دھلایا کرتی تھی بر سبیل تذکرہ سکاٹ کا بھی ذکر ہوتا رہتا۔ قدرت نے ڈاکٹر صاحب کا دل سکاٹ کی طرف پھیر دیا اور انہوں نے سکاٹ کو اپنا بیٹا بنا کر علاج کرنا شروع کر دیا۔ آہستہ آہستہ وہ چلنے پھرنے کے قابل ہو گیا۔ پھر جنگ عظیم اول کے دوران میں فوج میں ملازم رہا۔ فوج سے علیحدگی کے بعد اس نے تعلیمی فن میں تربیت حاصل کی۔ اب اس نے عہد کیا کہ جب خدا نے اسے دنیا میں کام کرنے کے قابل بنایا ہے۔ وہ بھی نسل انسانی کی خدمت میں ساری زندگی صرف کر دے گا۔ ۱۹۳۰ء کی قحط سالی میں اس نے ارادہ کیا کہ وہ غریبوں اور کمزوروں کی مدد کرے گا چند کمرے اس نے کرایہ پر لئے اور ہر قسم کے ننگے بھوکے انسان کے لئے مفت رہائش کا گھر کھول دیا۔ کرایہ و خرچ وغیرہ اپنی تنخواہ سے ادا کرتا شروع کر دیا۔ آہستہ آہستہ اس نے دو گھر خرید لئے اس کے بعد اس کے پاس کوئی پونجی نہ بچی۔ لیکن وہ کہتا ہے کہ مجھے اس کے عوض دلی خوشی حاصل ہوئی۔ دن کو وہ دفتر میں کام کرتا ہے اور باقی وقت اس گھر کی خدمت میں لگا دیتا ہے۔ اس گھر میں اس وقت چار کمرے ہیں جن میں چالیس مکمل بستر بمعہ تمام ساز و سامان کے ہیں دوسری ضروریات کے لئے علیحدہ کمرے ہیں۔

اس کے پاس پناہ لینے والوں میں اکثر شراب میں مدہوش۔ پھٹے کپڑوں میں۔ ننگے بھوکے آتے ہیں۔ وہ انہیں بستر۔ کھانا و ضروری لباس مہیا کرتا ہے جتنا عرصہ ان کا جی چاہے وہ سکاٹ کے پاس ٹھہرتے ہیں۔ اس عرصہ میں وہ ان کے ضروری اخراجات کے علاوہ ان کی ذاتی تسکین کے سامان مہیا کرتا ہے۔ اس وجہ سے شاید ہی کبھی کوئی بستر خالی رہا ہو۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ اس گھر کے اخراجات کہاں سے لاتا ہے۔ اس کی موجودہ تنخواہ ۲۲۸/- ڈالر ماہانہ ہے ۲۲۰/- ڈالر مکان کی قیمت کی قسط میں دے دیتا ہے کچھ رقم کیتھولک گرجا والے دے دیتے ہیں لیکن ۴۰ بستر کا خرچ ایسی معمولی چیز نہیں ہے کہ آسانی سے ۲۰ یا ۵۰ ڈالر ماہانہ سے چل سکے لیکن وہ کہتا ہے کہ "میں باقی رقم کے لئے دعا کرتا ہوں اور وہ رقم کہیں نہ کہیں سے مہیا ہو ہی جاتی ہے" سکاٹ نے مسکراتے ہوئے ایک واقعہ بیان کیا کہ "میں نے ۴۰ ڈالر کا گوشت خریدا۔ قصائی سے کہا کہ اس رقم کی ادائیگی کے لئے دل سے دعا کروں گا۔ مہینہ کے آخر میں جب بل ملا۔ تو اس پر لکھا ہوا تھا کہ "دعا کیجئے اور ادا کیجئے" بل ملتے ہی میں فوراً گرجا گیا اور دعا کی۔ واپس میز پر آیا تا باقی ماندہ ڈاک کھولوں تو اس میں سے ۱۰۰ ڈالر کا ایک چیک ملا۔ جو ایک ایسے شخص نے بھیجا تھا۔ جو اپنی مشکل کے وقت میرے پاس رہ چکا تھا"

مضمون میں آگے چل کر لکھا ہے کہ "سکاٹ کو دعا پر غیر متزلزل یقین ہے۔ اگر یہ یقین نہ ہو تو دوسرا شخص ان بنڈلوں کا کیسے حساب دے سکتا ہے۔ جو کہ غیر معلوم اشخاص کی طرف سے آتے رہتے ہیں۔ اگر یہ ایمان نہ ہو تو ہم کیسے اس مسئلہ کو حل کر سکتے ہیں۔ کہ شروع شروع میں جبکہ سکاٹ کے پاس روٹی کے لئے صرف دو ڈالر ہوا کرتے تھے۔ اب ایک بیکری ہی ایک بکس بھر کے روزانہ دو ڈبل کا تحفہ کے طور پر دے دیتی ہے

اوپر کے مضمون سے ہمیں چند اہم سبق حاصل ہوتے ہیں۔

اول۔ موجودہ الحادی دور میں وہ اقوام جو حقیقی خدا دانی سے کوسوں دور ہیں جو اس دنیا کی عیش و عشرت میں کمال درجہ پر منہمک ہیں ان میں بھی ایسے افراد موجود ہیں۔ جو خدا پر ایمان ہی نہیں ایک طرح کا یقین رکھتے ہیں۔

دوم۔ وہ ہر مشکل کے وقت خدا سے مدد طلب کرتے ہیں۔

سوم۔ وہ نسل انسانی کی خدمت میں کیسے منہمک ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کی وجہ سے ساری دنیا پر ہی روحانی بارش کا نزول ہوا ہے۔ جہاں جہاں بھی سعید مٹی موجود تھی۔ وہ اس سے متاثر ہوئی ہے۔ اور ہمیں بحیثیت جماعت کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحبت و توجہ سے خدا پر سب سے زیادہ یقین حاصل ہے۔ ہمارے بزرگ تو اس ذات کامل الصفات پر حق الیقین سے قائم ہیں۔ لیکن لمحہ فکریہ تو نئی پود کے لئے ہے جب مادی اقوام میں سے بعض افراد خدا پر یقین رکھتے ہیں ان کی زندگی مذہب کے آدھے حصہ یعنی شفقت علی خلق اللہ پر اس شدت و شوق سے عمل پیرا ہے۔ تو ہم جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے اور دکھائے ہوئے قادر مطلق خدا پر ایمان رکھتے ہیں۔ اس زمانہ کے عظیم الشان مامور و مصلح کے ہاتھوں پر بیعت کر چکے ہیں۔ جن کی آنکھوں کے سامنے روز و شب خارق عادت قدرتیں ظاہر ہو رہی ہیں۔ اور جن کا مقصد ہی ان مادی اقوام کو خدائے رحیم و کریم کے آگے لا کھڑا کرنا اور اسکی تمام صفات پر یقین پیدا کرا دینا ہے۔ ان کو خود خدا اور دعا پر عملی طور پر اس قدر یقین حاصل ہونا چاہیئے اور تبلیغ دین کے وقت رازق و قادر مطلق خدا پر ایسا حتمی ایمان و یقین محکم حاصل ہونا چاہیئے کہ سکاٹ کی مثال اس کا پاسنگ بھی نہ ہو۔

مکرم چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر

مبلغ سپین کے والد ماجد کا انتقال

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ ہمارے مبلغ سپین مکرم چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر کے والد ماجد محترم میاں اللہ بخش صاحب ہوشیارپوری مورخہ ۱۵ اور ۱۶ مارچ کی درمیانی شب کو بمقام ننکانہ صاحب انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم یہاں اپنے دوسرے بیٹے ماسٹر غلام محمد صاحب آف فیض اللہ چک کے پاس مقیم تھے۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور مخلص احمدی تھے۔ وفات کے وقت ان کی عمر قریباً سو برس تھی۔

۱۶ مارچ کی رات کو جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں اگلے دن صبح دس بجے محترم چوہدری فتح محمد صاحب سیال نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جنازہ میں بہت سے دیگر بزرگان سلسلہ بھی شامل ہوئے بعد ازاں آپ کو مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں دفن کیا گیا۔ اس صدمہ میں مکرم ظفر صاحب اور دیگر پسماندگان کے ساتھ دلی ہمدردی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو بلند درجات عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

(ادارہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی۔

ھری بھری شاخ

ہری بھری شاخ وہی رہتی ہے۔ جس کا اپنے مرکز سے تعلق قائم رہے۔ اور اسے نئی زندگی حاصل ہوتی رہے۔ روزنامہ الفضل آپ کی جماعت کا اپنے مرکز سے تعلق قائم کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے

اگر

کوئی جماعت ایسی ہے۔ جس میں روزنامہ الفضل یا کم از کم الفضل کا خطبہ نمبر بھی نہیں جاتا تو وہ جماعت اپنے مرکزی حالات اور اپنے مقدس آقا کے فرمودات سے واقفیت حاصل نہیں کر سکتی۔

اسلئے

اس طرف توجہ دیجئے اور اخبار الفضل اپنی جماعت کے نام جاری کروائیے۔ اس میں آپ کا سراسر فائدہ ہے۔ (مینیجر الفضل)

تحریک جدید کے انیس۱۹ سالہ مجاہد

جو آخری دو۲ چار سال میں نہیں دے سکے

تحریک جدید کے وہ مجاہد جو کسی نہ کسی وجہ سے گذشتہ آخری سالوں میں نہ وعدہ کر سکے تھے اور نہ کچھ ادا کر سکے تھے۔ یا بعض وہ جو بوجہ تبدیلی ملازمت یا بوجہ زیادتی اخراجات ان کے دو چار سال خالی رہ گئے ہیں وہ اب اپنا حساب دریافت فرما رہے ہیں تاکہ وہ جس قدر عرصہ ان کا رہ گیا ہے اس میں اب دیکر شامل ہو جائیں۔ کیونکہ ان کے نزدیک بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام جو پہلے سال سے کی جا رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ انیس سالہ دور کے مجاہد وہ ہیں جن کو ان کی موت کے ہزاروں سال بعد میں اس کا ثواب ملتا رہے گا۔ کیونکہ بیرونی ممالک میں جس قدر لوگ اسلام میں داخل ہوں گے اور جب تک اسلام میں شامل ہوتے رہیں گے۔ اس وقت تک ان کا ثواب اس تحریک میں حصہ لینے والوں کو بھی ملتا رہے گا۔ اور ان کا نام انیس سالہ مجاہدین کی کتاب میں بھی مع ان کی انیس سال تک اشاعت اسلام میں دی ہوئی رقم کے شائع کیا جائے گا۔ اور یہ کتاب جماعتوں اور لائبریریوں اور ان حصہ داران کو بھی ارسال کی جائے گی۔ انشاء اللہ العزیز۔

ایسے احباب جو اپنے آخری سالوں کی بابت دریافت فرماتے ہیں چاہیئے کہ وہ بھی اپنے خط میں وضاحت فرمایا کریں کہ جس سال تک وہ دے چکے ہیں اس سال کا چندہ انہوں نے کہاں سے وعدہ کیا تھا۔ کیونکہ جس جگہ سے وعدہ کیا تھا اس مقام پر ان کا حساب لکھا جاتا ہے اور اس طرح ان کو جواب فوری دیا جا سکتا ہے۔

احباب کو یہ بھی نوٹ رکھنا چاہیئے کہ ۱۵ اپریل تک بقایا صاف کر لینے کی کوشش کرنا بھی از بس ضروری ہے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

الطاف خانصاحب متوجہ ہوں

الطاف خانصاحب انسپکٹر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو اطلاع بھجوائی گئی تھی کہ وہ اپنا دورہ منسوخ کر کے ربوہ واپس آ جائیں۔ اخبار الفضل میں بھی اس سلسلہ میں اعلان کیا جا چکا ہے۔ لیکن وہ ابھی تک واپس نہیں آئے ——۔ اس اعلان کے ذریعہ الطاف خانصاحب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ جہاں کہیں ہوں فوراً اپنا دورہ منسوخ کر کے ربوہ واپس آ جائیں۔ حویلی لکھا۔ اوکاڑہ۔ عارف والا اور منٹگمری کی مجالس خدام خیال رکھیں۔ جونہی وہ اس علاقہ میں سے کسی مجلس میں آئیں انہیں اطلاع کر دی جائے۔

نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

تابوت کے سائز کے متعلق ضروری گذارش

متعدد اعلانات کے باوجود بعض احباب جنازے لاتے وقت تابوت دفتر کی ہدایت کے مطابق تیار نہیں کرواتے بلکہ بڑے سائز کے بنواتے ہیں جس پر خرچ کی زیادتی کے علاوہ قبر کو اس سائز کے مطابق تیار کرنے میں کافی وقت صرف ہوتا ہے جس سے مرحوم کے متعلقین کو خود بھی اور جنازے کے ساتھ آنے والے دیگر احباب کو کافی دیر تک ٹھہرنے کی تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ اس لئے جنازہ لانے والے احباب سے گذارش کی جاتی ہے کہ وہ ایسے موقعہ پر تابوت کے سائز کا ضرور خیال رکھیں۔ نیز جماعت کے ذمہ وار عہدہ داران بھی براہ کرم ایسے مواقع پر تابوت دفتر کے ذیل میں درج کردہ سائز کے مطابق بنوائے جانے کا خیال رکھیں۔

سائز تابوت:- چھ۶ فٹ لمبائی۔ دو۲ فٹ چوڑائی۔ اونچائی اطراف سے ایک فٹ درمیان سے ڈیڑھ فٹ۔ قبر اسی سائز کے مطابق تیار کی جاتی ہے۔

پتہ مطلوب ہے

میاں شمس الباری معرفت محمد ابراہیم اینڈ کمپنی رحمت بلڈنگ صدر گھاٹ روڈ چٹاگانگ کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ جو دوست ان کے موجودہ ایڈریس سے آگاہ ہوں وہ دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں۔

ناظر بیت المال ربوہ

ایک مبلغ کے بچہ کی تلاش

مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ سیرالیون کا بچہ محمد ادریس کئی ماہ سے اپنے گھر سے چلا گیا ہے باوجود تلاش کے وہ مل نہیں سکا۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ احباب کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ اگر کسی دوست کو یہ بچہ کہیں ملے تو دفتر تبشیر ربوہ میں پہنچا دیں۔

بچہ کی والدہ حبشی تھی اس لئے بچہ کے نقوش بھی اسی طرز کے ہیں۔ بال گھنگریالے ہیں۔ رنگ سانولا ہے۔ عمر ۹ سال ہے۔ پنجابی زبان بلا تکلف بولتا ہے۔ نہایت ہوشیار بچہ ہے۔

جو دوست اس بچہ کو پہنچائیں گے انہیں علاوہ کرایہ ریل کے پچیس۲۵ روپے انعام بھی دیا جائے گا۔

(وکیل التبشیر ربوہ)

انجمن ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ کی اطلاع کیلئے ضروری اعلان

ضلع گوجرانوالہ کے نئے زعیم ضلع مجالس انصار اللہ میر محمد بخش صاحب ایڈووکیٹ گوجرانوالہ کو مقرر کیا گیا ہے۔ ضلع کی جماعتیں اور مجالس انصار اللہ ان کے فرائض منصبی کی انجام دہی میں تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

نائب صدر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

نقد و تبصرہ

نماز مترجم

مرتب کردہ محمد یامین صاحب تاجر کتب آف قادیان حال ربوہ جس کا نیا اول ایڈیشن ہے۔ اور اس میں ہر قسم کی نماز معہ ترجمہ درج ہے۔ مثلاً پنجگانہ نماز کی پوری تشریح اور نماز کے متعلق تقریباً تمام دعائیں اور نماز جمعہ کا خطبہ مؤلفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور نماز تہجد تراویح۔ عیدین۔ نماز قصر۔ و نماز حاجت و نماز جمع و نماز استخارہ و نماز استسقاء۔ نماز کسوف و خسوف و صلوٰۃ التسبیح اور نماز جنازہ اور خطبۃ النکاح وغیرہ وغیرہ نماز کے جملہ احکام درج ہیں۔ جیبی تقطیع ۸۰ صفحہ کی کتاب قیمت ۳/ ہے۔

موصی احباب سے ضروری اور اہم گذارش

جن موصی احباب نے وصیت کرنے کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کی ہو تو وہ براہ مہربانی دفتر وصیت کو اس سے مطلع فرمائیں تاکہ ایسے احباب کی مسلہ کے ساتھ اس کا ریکارڈ رکھا جائے اور وفات کے وقت کوئی الجھن اس بارہ میں پیدا نہ ہو۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) میرے والد چوہدری شرف الدین صاحب کو درد گردہ کی تکلیف ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔ آمین (محمد صادق احمدی میرپور خاص سندھ)

(۲) خاکسار کے والد چوہدری شریف احمد صاحب مینجر الیشنو افریقن کمپنی کراچی عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں پہلے کی نسبت خدا کے فضل سے کافی افاقہ ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ صحابہ کرام و دیگر احباب کرام صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

رشید احمد شاہین گھٹیالیاں

(۳) میں آجکل مشکلات میں گھرا ہوا ہوں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری مشکلات کو آسان فرمائے آمین

عبدالعزیز اور سیر انجمن احمدیہ مری روڈ راولپنڈی

(۴) خاکسار متواتر سخت تکالیف اور پریشانی میں ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عاجز کو ان مشکلات سے کلی طور پر نجات دے آمین ـــ

ڈاکٹر نذر محمد سلانوالی

(۵) میرے بھائی چوہدری محمد شریف صاحب (سابق پیچرچیچی حال گھسیٹ پورہ) ایک قتل کے مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ فیصلہ ۲۱ مارچ کو ہوگا۔ احباب کرام درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ باعزت بری فرمائے۔ آمین

(محمد نذیر گھسیٹ پورہ ضلع لائلپور)

مسیح موعود نمبر زیر ترتیب ہے۔ اہل قلم حضرات خصوصی توجہ فرمائیں (ادارہ خالد)

ملکی آئین کی تشکیل سے ہماری قومی ذمہ داریوں میں اضافہ ہو گیا ہے

"انفرادی مساعی قومی فلاح و بہبود کیلئے صرف کی جائیں تو خوشحالی یقینی ہے"

لائلپور ۲۰ مارچ - سردار عبد الحمید دستی وزیر تعلیم نے کل بعد دوپہر یہاں میلہ اسپاں و مویشیاں کی تقریب تقسیم انعامات میں عوام کو تلقین کی کہ وہ قومی مفاد کو ذاتی اغراض پر ترجیح دیں اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے نفاذ کے بعد اپنی اخلاقی ذمہ داریوں کو بطریق احسن پورا کریں - آپ نے یقین دلایا کہ صوبائی حکومت مقامی ڈسٹرکٹ بورڈ کو تعلیم اور صحت کے لئے مزید امدادی رقوم دینے کے سوال پر غور کرے گی -

میلہ اسپاں و مویشیاں کے جلسہ تقسیم انعامات کے لئے کل دوپہر جو تقریب منعقد کی گئی - وزیر تعلیم سردار عبد الحمید دستی نے اس کی صدارت کی - وزیر خوراک سید عابد حسین نے اس موقعہ پر گورنر جنرل پاکستان کی جانب سے ایک پیغام میں بتایا کہ میجر جنرل اسکندر مرزا اپنی مصروفیات کے باعث تقریب میں شمولیت نہیں کر سکے تاہم انہیں لائلپور کی صنعتی اور زرعی اہمیت سے گہری وابستگی ہے

سردار عبد الحمید دستی نے سپاس نامہ کے جواب میں چیئرمین ڈسٹرکٹ بورڈ کو یقین دلایا کہ صحت تعلیم اور دوسرے امور کے لئے امدادی رقوم میں اضافہ کے مطالبہ پر حکومت ہمدردی سے غور کرے گی

فرائض کا احساس

سردار عبد الحمید دستی نے اس تقریب میں موجود کاشتکاروں - زمینداروں اور معزز شہریوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا " انفرادی قربانیوں کے بغیر قوم بلند نہیں ہو سکتی - آپ نے یاد دلایا کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کی تشکیل کے بعد ہماری ذمہ داریوں میں اضافہ ہو گیا ہے ہمیں ان اوصاف کو اختیار کرنے کی ضرورت ہے جو آزاد اور بلند کردار قوم کے افراد کے شایان شان ہو -

وزیر تعلیم نے کہا مختلف مقاصد کے حصول کی خاطر جدوجہد کرنے والا گروہ اپنا اتحاد قائم نہیں رکھ سکتا - نئے ماحول کے پیش نظر صحت مند نظریات کی بنیاد پر قومی تعمیر کی تلقین کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ انفرادی مساعی کو ملت کے لئے صرف کر دینا چاہئیے کیونکہ فطرت ملت کی لغزشوں کو معاف نہیں کرتی ہے

آپ نے لائلپور کی تاریخی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے کہا قائد اعظم نے حصول پاکستان کی جدوجہد میں سب سے پہلی کانفرنس یہاں کی تھی - زرعی اور صنعتی ترقی کے اعتبار سے بھی اس ضلع کی اہمیت میں ہر روز اضافہ ہو رہا ہے - ان حالات میں قومی زندگی کی تعمیر کے بارے میں بہت سی توقعات باشندگان لائلپور سے وابستہ ہیں -

مظفر گڑھ میں ژالہ باری سے شدید نقصان

ملتان ۲۰ مارچ مظفر گڑھ سے موصول ہونے والی اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ وہاں شدید بارشوں اور ژالہ باری کے باعث کھڑی فصلوں اور دوسری جائدادوں کو زبردست نقصان پہنچا ہے زیادہ تر نقصان علی پور اور خان گڑھ میں ہوا - جہاں تمام فصلیں اور کچے مکان زمین بوس ہو گئے - ان علاقوں میں ۲۴ گھنٹے کے اندر چار سے پانچ انچ تک بارش ہوئی - ضلع مظفر گڑھ کی بعض سڑکیں ابھی تک زیر آب ہیں اور ذرائع مواصلات منقطع ہو گئے ہیں - اجناس کے علاوہ آم اور کھجور کی فصلیں ژالہ باری سے بری طرح متاثر ہوئی ہیں - بیان کیا جاتا ہے کہ مظفر گڑھ کی تاریخ میں اس سے زیادہ شدید ژالہ باری کہیں نہیں ہوئی تھی -

تمام فرقوں کو مل جل کر بھائیوں کی طرح رہنا چاہئیے

مشرقی بنگال کے وزیر اعلےٰ مسٹر ابو حسین سرکار کی اپیل

ڈھاکہ ۲۰ مارچ مشرقی بنگال کے وزیر اعلےٰ مسٹر ابو حسین سرکار نے گذشتہ اتوار کو مسلمانوں، ہندوؤں بودھوں اور عیسائیوں سے اپیل کی کہ وہ مل جل کر بھائیوں کی طرح رہیں اور اس ملک کو تمام لوگوں کا مشترکہ وطن بنائیں۔

مسٹر سرکار نے یہ الفاظ رام کرشن دیو کے ۱۲۱ ویں اور سوامی دیویکانند کے ۹۴ ویں یوم ولادت کی پنج روزہ تقریبات کے آخری دن ایک جلسہ کی صدارت کرتے ہوئے کہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ میرے خیال میں ان لوگوں میں . . . . . کوئی اختلاف نہیں ہوتا جو اپنے مذہب پر سچے دل سے عمل کرتے ہیں۔

عوام سے "ایک دنیا" کا نصب العین حاصل کرنے کی اپیل کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کسی انسان کو صرف مذہب کی بنیاد پر دوسرے انسان کے لئے نہ تو عناد رکھنا چاہیئے نہ ان کو آپس میں لڑنا چاہیئے۔

سلسلۂ تقریر جاری رکھتے ہوئے وزیر اعلےٰ نے کہا کہ اگر ہر شخص خواہ اس کا کسی بھی مذہب سے تعلق ہو۔ اور وہ زندگی کے کسی بھی شعبے سے تعلق رکھتا ہو، اپنے فرائض انجام دیتا رہے۔ تو دنیا میں امن اور خوشحالی کا دور دورہ رہے گا۔

وزیر اعلےٰ نے برصغیر میں مذہب کے ارتقاء کی مختصر تاریخ پیش کی اور رام کرشن دیو کے فلسفہ پر روشنی ڈالی۔

مسٹر سرکار کی تقریر سے قبل مشن کے انچارج سوامی رت کام نند نے مشن کی تعلیمی اور امدادی سرگرمیوں کی تفصیل بیان کی۔

دریائے سندھ غازی گھاٹ کا کشتیوں کا پل بہا لے گیا

ملتان ۲۰ مارچ - ایک سرکاری اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ کل دریائے سندھ غازی گھاٹ کی کشتیوں کے پل کو بہا لے گیا ہے - یہ پل ڈیرہ غازی خاں کو مظفر گڑھ اور ملتان کے راستے سے باقی صوبے سے ملاتا تھا۔ پل ٹوٹ جانے سے ڈیرہ غازیخاں اب صوبے سے منقطع ہو چکا ہے۔

بتایا گیا ہے کہ گذشتہ تین دن کی بارشوں اور تیز و تند ہواؤں کی وجہ سے دریا کے پانی کی سطح پہلے سے بلند ہو گئی - غازی گھاٹ کے راستے ڈیرہ غازیخان میں جانے اور آنے والی گاڑیاں وغیرہ روک دی گئی ہیں۔

پنجاب ٹرانسپورٹ سروس کی اطلاعات کے مطابق پرسوں شام تک ڈیرہ غازیخان میں آمدورفت کا کوئی انتظام نہیں کیا جا سکا تھا۔ ملتان سے ڈیرہ غازی خان جانے والی بس سروس بھی روک دی گئی۔

عوام کی مخالفت نے ماؤنٹ بیٹن کا دورہ منسوخ کرایا ہے

نئی دہلی ۲۰ مارچ یہاں کے سفارتی حلقوں نے خیال ظاہر کیا ہے کہ گذشتہ دنوں لارڈ ماؤنٹ بیٹن کی آمد کی توقع پر پاکستانی ہائی کمشنر راجہ غضنفر علی خاں کے ساتھ جو امتیازی سلوک کیا گیا تھا۔ اس میں لارڈ موصوف کی مرضی کو کوئی دخل نہیں تھا۔ یاد رہے کہ بھارتی حکومت نے ان کے اعزاز میں دی گئی تمام سرکاری تقاریب میں پاکستانی ہائی کمشنر کو مدعو نہیں کیا" تھا۔ حالانکہ تمام دوسرے سفارتی نمائندوں کو دعوت نامے جاری کئے گئے۔ سفارتی حلقوں کے مطابق بھارتی حکومت کے اس رویے کی وجوہ ابھی تک معلوم نہیں ہو سکیں۔ ان حلقوں نے یہ بھی کہا کہ لارڈ ماؤنٹ بیٹن جب بھی راجہ غضنفر علی خاں سے ملے۔ انہوں نے کسی خفگی یا ناراضگی کا اظہار نہیں کیا۔ نیز برطانوی ہائی کمیشن کی طرف سے دی گئی دعوت میں راجہ صاحب کو بلایا گیا تھا۔ اسکے علاوہ اس اطلاع کی بھی تردید کی گئی ہے۔ کہ حکومت پاکستان نے لارڈ ماؤنٹ بیٹن کو پاکستان کی زمین پر سے پرواز کی اجازت نہیں دی۔

معاہدۂ بغداد ساری دنیا کے لئے امن کا ضامن ہوگا

لاہور کے جلسۂ عام میں عدنان مینڈرس کا اعلان

لاہور ۱۲ مارچ ترکی کے وزیر اعظم مسٹر عدنان مینڈریس نے کل لاہور میں یقین ظاہر کیا کہ معاہدہ بغداد نہ صرف پاکستان و ترکی کے لئے بلکہ ساری دنیا کے امن کے لئے مفید ثابت ہوگا آپ نے کہا کہ دنیا کے موجودہ حالات کے پیش نظر پاکستان اور ترکی کے درمیان اتحاد و اتفاق اشد ضروری تھا بحمد للہ یہ اتحاد باہمی خلوص و برادرانہ احساس کی بنا پر ہوا ہے۔ اسلئے یقین ہے کہ آئندہ ہمارا دوستی کا یہ رشتہ مزید مضبوط ہوگا۔

وزیر اعظم مینڈریس نے کل رات لاہور کے ایک عظیم الشان جلسہ عام کو خطاب کرتے ہوئے مزید کہا۔ کہ ترک قوم کو اس بات پر فخر ہے کہ وہ شاندار پاکستانی قوم کی برادری میں شامل ہے۔ آپ نے کہا "مجھے یقین ہے کہ پاکستان کی آزادی و خود مختاری پائندہ رہے گی۔ اور اس کے اثرات دور رس ہونگے

وزیر اعظم مسٹر عدنان مندریس کل صبح ترکی کے وزیر خارجہ مسٹر فواد کپرولو متعدد ارکان پارلیمنٹ اور اعلےٰ ترکی حکام کے ہمراہ کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز لاہور پہنچے تھے آپ مغربی پاکستان کے دارالحکومت میں یکروزہ قیام کے دوران پاکستان کے علمی و ادبی اور ثقافتی مرکز کے زندہ دل لوگوں کے پر جوش خیر مقدم سے بے انتہا متاثر ہوئے۔ آپ نے اس سلسلہ میں شالامار باغ میں دعوت چائے کے موقعہ پر اور رات کو گول باغ کے جلسہ عام میں کہا۔ کہ خوبصورت لاہور کے لاکھوں شہریوں نے میرا خیر مقدم کرتے ہوئے جس بے پناہ محبت و خلوص کا اظہار کیا ہے۔ میں اسے کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔ مسٹر مندریس کے والہانہ تاثر کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ جلسہ عام کے خاتمہ پر آپ گورنر مغربی پاکستان میاں مشتاق احمد گورمانی کے ہمراہ کار میں بیٹھنے سے قبل از خود سڑک عبور کرکے عوام میں چلے گئے۔ اور کئی لوگوں سے پر جوش مصافحہ کرکے اظہار محبت کیا اس موقعہ پر لوگوں نے پاکستان زندہ باد ترکی زندہ باد اور پاکستانی و ترکی کا اتحاد زندہ باد کے زبردست نعرے لگائے۔

مسٹر مینڈریس نے اس جلسہ عام میں لاہور کی خوبصورتی، تاریخی حیثیت، علمی و ثقافتی سربلندی اور شہریوں کے بے پناہ جذبہ مہر و محبت کی اس قدر تعریف کی۔ کہ شاید قبل ازیں کسی غیر ملکی مہمان نے کسی شہر کی اتنی تعریف کبھی نہیں کی ہوگی۔

وزیر اعظم نے کہا کہ میں خیر مقدم کا شکریہ ادا کرنے کے لئے جلسۂ عام میں آیا ہوں۔ ہمارے لئے یہ بات باعث فخر ہے کہ پاکستان و ترکی کی ثقافت مشترک ہے۔ خاص طور پر لاہور میں تو ہماری مشترکہ ثقافت کے آثار ابھی تک موجود ہیں۔ آپ نے یقین دلایا کہ ترک قوم کے افراد پاکستان کے عاشق ہیں۔ میں واپس پر انہیں بتاؤں گا۔ کہ پاکستان میں بھی ترکی کے لئے اتنا ہی جذبۂ محبت موجود ہے۔

سیٹو کے ارکان سے افغانستان کا احتجاج

کراچی ۱۲ مارچ۔ سیٹو کونسل نے ڈیورنڈ لائن کے متعلق پاکستان کے موقف کی جو تائید کی تھی ریڈیو کابل کی اطلاع کے مطابق حکومت افغانستان نے اس کے خلاف سیٹو کے تمام ارکان سے احتجاج کیا ہے۔

پنڈت نہرو امریکہ جائیں گے

نئی دہلی ۱۲ مارچ۔ بھارتی حکومت کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ وزیر اعظم پنڈت نہرو نے امریکہ جانے کے لئے صدر آئزن ہاور کی دعوت منظور کرلی ہے۔ آپ جولائی ۱۹۵۶ء کے دوران تین چار دن کے لئے امریکہ کا دورہ کریں گے۔

درخواست دعا

میرے عزیز چوہدری حیات محمد صاحب اور آپ کے برادران اور بچگان ریاست بہاولپور میں فوجداری مقدمہ کی وجہ سے بہت پریشان ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے اس مشکل سے رہائی بخشے۔ آمین

بشیر احمد باجوہ
امیر حلقہ کھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ

نہرو نے باؤنڈری کمیشن قائم کرنیکی تجویز منظور کرلی

جنگ نہ کرنے کے اعلان کے متعلق وزیر اعظم پاکستان کی تجویز کا خیر مقدم

نئی دہلی ۱۲ مارچ۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کل لوک سبھا میں اعلان کیا ہے کہ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے ہندوستان اور پاکستان کی سرحدوں کے لئے باؤنڈری کمیشن کے قیام کی جو تجویز پیش کی ہے وہ بھارت کو منظور ہے اور وہ اس سلسلہ میں فوری کارروائی پر آمادہ ہے

پنڈت نہرو نے کہا کہ وہ وزیر اعظم پاکستان کے مکتوب کا جلد جواب دیں گے۔ آپ نے وزیر اعظم پاکستان کی طرف سے "جنگ نہ کرنے کا اعلان" کی تجویز کا بھی خیر مقدم کیا اور اعلان کیا "ہم اس سلسلہ میں بخوشی مزید بات چیت کریں گے۔ کشمیر کے متعلق سیٹو کونسل کے فیصلہ کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا کہ سیٹو ایک دفاعی نوعیت کی تنظیم ہے اور کشمیر کے مسئلہ پر غور کرنا اس کے دائرہ اختیار میں شامل نہیں حسینی والا کے قریب کل جو تصادم ہوا تھا اس کے متعلق پنڈت نہرو نے کہا کہ پاکستانی فوج نے بھارتی علاقہ میں جارحانہ اقدام کیا۔ چنانچہ بھارتی فوج کو اپنے دفاع کی خاطر جوابی کارروائی کرنا پڑی۔

سیٹو کی طاقتوں پر الزام

پنڈت نہرو نے امریکہ، برطانیہ اور فرانس کے وزرائے خارجہ سے اپنی حالیہ ملاقاتوں کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے سیٹو کی طاقتوں پر یہ الزام عاید کیا کہ انہوں نے کشمیر کے مسئلہ پر بھارت کے خلاف پاکستان کا ساتھ دیا ہے۔ چنانچہ بھارتی حکومت نے متعلقہ اقوام سے باضابطہ طور پر احتجاج کیا۔ پنڈت نہرو نے کہا کشمیر کے متعلق سیٹو کا فیصلہ ایک فوجی معاہدہ کی حیثیت رکھتا ہے اس طرح سیٹو کی طاقتیں پاکستان اور ہندوستان کے تنازعہ میں سرگرمی کے ساتھ جانبداری کا مظاہرہ کر رہی ہیں۔ یہ امر سخت مایوس کن اور افسوسناک ہے کہ بھارت کے خلاف سیٹو کونسل میں پاکستان کے تین حامی ملک [illegible] دولت مشترکہ کے بھی رکن ہیں۔ بھارتی وزیر اعظم نے کہا کہ پاکستان کے لئے امریکی فوجی امداد پر بھارت کی تشویش حقیقت پر مبنی ہے۔ اور کشمیر کے متعلق سیٹو کونسل کے فیصلہ سے ان خدشات کی تصدیق ہوگئی ہے۔ پنڈت نہرو نے کہا سرحد پر آئے روز جو جھڑپیں ہو رہی ہیں۔ ان کے پیش نظر بھارت کا یقین محکم تر ہوگیا ہے کہ پاکستان اپنی فوجی طاقت میں اضافہ کرکے طاقت کی پوزیشن میں بھارت سے کشمیر اور دوسرے مسائل طے کرنا چاہتا ہے۔

مسلمانوں کی بہبودی کیلئے

امام جماعت احمدیہ کی بے لوث مساعی

(بقیہ صفحہ ۴)

بنگال اور پنجاب جیسے مسلم صوبوں میں بھی مسلمان ہمیشہ پسماندہ رہے۔ چاہئیے تھا کہ مسلمان اس کی مخالفت کرتے لیکن انہوں نے اپنے وہ زبردست نقصان کو گوارا کرلیا۔" (صفحہ ۲۲)

(صفحہ ۲۲)

۔۔ جیسا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا تھا بہت جلد خود مسلم لیگ نے بھی پنجاب اور بنگال کی مسلم اکثریت کی اہمیت کو محسوس کرلیا۔ چنانچہ اس نے اپنے بنیادی مطالبات میں (جو خود قائد اعظم محمد علی جناح نے ہی مرتب فرمائے تھے اور مسٹر جناح کے چودہ نکات کے نام سے مشہور ہیں) یہ مطالبہ شامل کرلیا کہ "آئندہ کوئی ایسی تبدیلی نہ کی جائے جس کا اثر صوبہ پنجاب اور بنگال کی مسلم اکثریتوں پر پڑتا ہے۔" (حیات محمد علی جناح ص ۲۵)

الغرض حضرت امام جماعت احمدیہ نے جو رائے ظاہر (۶) فرمائی تھی۔ بالآخر تمام مسلمان اس پر متفق ہوگئے اور اس طرح قوم ایک بڑے خطرے سے بچ گئی (باقی)

یوم جمہوریہ کی تقریب پر

کھیلوں کا پروگرام

صبح ۸ بجے تا ۹ بجے — میچ بیرو ڈبہ
" ۹ " تا ۱۰ " — ہاکی والی بال

وقفہ برائے نماز جمعہ

دوپہر ½۲ بجے تا ½۳ بجے تک اطفال کا جھنڈا جنگ خدام کی مختلف دوڑیں۔

وقفہ نماز عصر

½۴ تا ½۵ — میچ کبڈی

½۵ تا نماز مغرب کھلاڑیوں کی ٹی پارٹی ہوگی

(قائد خدام الاحمدیہ ربوہ)

روزنامہ الفضل ربوہ (رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۰)